24 August 2023

MPOL 186

Hamimah Ahmat and Jane Parfitt
Chair and Co-Chair
CIBoard@msd.govt.nz

محترمہ Hamimah اور Jane

سابقہ منسٹر آف امیگریشن کو لکھے ہوئے آپ کے خطوط مؤرخہ 16 دسمبر 2022 اور 18 اپریل 2023 کے لیے شکریہ، جن میں آپ نے 15 مارچ 2019 کو کرائسٹ چرچ میں دہشتگرد حملے سے براہ راست متاثر ہونے والوں کے خاندانوں کو پیش امیگریشن کے اہم مسائل کا خلاصہ بیان کیا تھا اور ان مسائل کے حل تلاش کرنے کے لیے مدد طلب کی تھی۔ اس کا جواب دینے میں جتنا زیادہ وقت لگا ہے، میں اس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔

گورنمنٹ متاثرہ کمیونٹی کے ذہنی دباؤ اور پریشانی کا اعتراف کرتی ہے۔ اس ذہنی دباؤ کے لیے اقدامات کرنے کو گورنمنٹ کے اس فیصلے میں نہایت اہمیت دی گئی ہے کہ حملوں کے متاثرین اور ان کے خاندانوں کو امیگریشن کے راستے اور مدد فراہم کی جائے۔ بالخصوص کرائسٹ چرچ ریسپانس (2019) پرمننٹ ریزیڈنٹ ویزا (CPRV) یہ یقینی بنانے کی خاطر شروع کیا گیا تھا کہ جن متاثرہ خاندانوں کی رہائش بالعموم نیوزی لینڈ میں تھی، انہیں نیوزی لینڈ میں امیگریشن کے حوالے سے اپنی حیثیت کا یقینی علم ہو جائے۔ ان لوگوں میں مرحومین کے ازدواجی ساتھیوں اور زیر کفالت بچوں کے 12 گروپ شامل ہیں – ان میں سے نو CPRV کے لیے اہل تھے اور تین اہل نہیں تھے۔ جو تین گروپ CPRV کے لیے اہل نہیں تھے، منسٹر کے غور کے بعد انہیں ریزیڈنٹ ویزے (مستقل رہائش کے ویزے) دیے گئے (اس کی تقریباً $3,000 کی فیس بھی معاف کر دی گئی) اور اس کے بعد سے انہیں PRV مل چکا ہے۔ میں یہ تجویز نہیں کر رہا کہ ان تین گروپوں کو اب PRV کی $240 فیس لوٹا دی جائے جو کابینہ کے طے کردہ CPRV کے اوریجنل پیرامیٹرز کے سکوپ (اہلیت کے تقاضوں) سے باہر تھے۔

مجموعی طور پر، منسٹر کی صوابدید پر ریزیڈنٹ ویزے دینے کے ساتھ ساتھ اس گورنمنٹ نے 400 سے زیادہ افراد کو ریزیڈنٹ (مستقل رہائشی) بننے کے راستے فراہم کیے ہیں۔ گورنمنٹ نے متاثرہ خاندانوں کے لیے ریزیڈنسی (مستقل رہائش) کے کم از کم تقاضوں میں ممکنہ رکاوٹ بھی ہٹا دی تاکہ انہیں اہم بینیفٹس اور بحیثیت طالبعلم مدد کے استحقاقات مل سکیں۔

اگرچہ CPRV نئی درخواستوں کے لیے 24 اپریل 2021 کو بند ہو گیا تھا، متاثرہ خاندان اب بھی میرے دفتر کو خط لکھ کر اپنے معاملے پر منسٹر کے غور کی درخواست کر سکتے ہیں، اور ممکن ہے ایسی درخواستوں پر میں مکمل طور پر صرف اپنی صوابدید کے تحت غور کروں۔ کرائسٹ چرچ ریسپانس امیگریشن ایڈوائس پول نے اس ضرورت سے وابستہ امیگریشن کے مشورے کے لیے مالی وسائل فراہم کیے ہیں۔

مجھے علم ہے کہ متاثرہ کمیونٹی کے کچھ افراد کی امیگریشن کی ضروریات اب بھی باقی ہیں اور ان لائسنس یافتہ امیگریشن ایڈوائزرز کی تعداد کم ہو گئی ہے جو اب بھی پول کے ذریعے اس کمیونٹی کو خدمات فراہم کر رہے ہیں۔ میں اس کے کسی آسان حل کی توقع نہیں رکھتا تاہم میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ منسٹر کو دی جانے والی سبمشنز (عرضداشتوں) پر دھیان سے غور کیا جاتا رہے گا۔ منسٹر سے مداخلت کی درخواست کرنے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ درخواست لائسنس یافتہ امیگریشن ایڈوائزر ہی بھیجے بلکہ کمیونٹی کے افراد خود اپنی نمائندگی کر سکتے ہیں۔ اگرچہ

میں اپنے پاس آنے والی کسی انفرادی درخواست کے نتیجے کی ضمانت نہیں دے سکتا، ماضی میں منسٹر کے فیصلوں میں ایسے عوامل کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ لوگوں کو اپنے قریبی افراد خاندان کا سہارا حاصل نہیں تھا اور مدد کی حقیقی ضرورت تھی۔ میں نے Ministry of Business, Innovation and Employment (کاروبار، اختراع اور روزگار کی وزارت) کے افسروں سے اس بارے میں رہنمائی فراہم کرنے کو کہا ہے کہ متاثرہ کمیونٹی کیسے اپنی نمائندگی خود کر سکتی ہے، اور انہیں یہ معلومات اگلے مہینے بھر میں منسٹری آف سوشل ڈیویلپمنٹ کے کیس مینیجرز کو دینے کی ہدایت بھی کی ہے۔

اور آخر میں، مجھے اس سے اتفاق ہے کہ متاثرہ خاندانوں کے لیے آنے والی کورونیئیل انکوائری میں اپنے عزیزوں کا سہارا مہیا ہونا اہم ہے۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں ویزے کی کارروائی میں لگنے والی مدت کا یقینی علم ہونے سے متاثرہ کمیونٹی کے ذہنی دباؤ اور پریشانی کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔ اب جبکہ سرحدیں کھل چکی ہیں، خاندانوں کے لیے عام امیگریشن چینلز مثلاً وزیٹر ویزوں کے ذریعے یہ سہارا حاصل کرنا ممکن ہو گا۔ یہ 2020 کے مقدمے کی صورتحال سے مختلف ہے جب سرحدیں بند تھیں اور ایک خصوصی سرحدی استثناء استعمال کرنا ضروری تھا۔ INZ سہارا دینے والے رشتہ داروں کی وزیٹر ویزے کی درخواستوں کے انتظام کے لیے Ministry of Justice and Victim Support(انصاف اور متاثرین کی مدد کی وزارت) کے ساتھ قریبی تعاون رکھتے ہوئے کام کر رہا ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جائے کہ متاثرہ خاندانوں کو وہ سہارا مل رہا ہے جس کی انہیں ضرورت ہے۔ تاہم میں کمیونٹی کو یہ یقینی بنا کر ہماری مدد کرنے کی ترغیب دیتا ہوں کہ ان کے رشتہ داروں کی درخواستیں اکتوبر سے بہت پہلے دی جا چکی ہوں۔ رشتہ داروں کی طرف سے مستقل سہارے کے سلسلے میں، میری رائے یہ ہے کہ CPRV اور منسٹر کی خصوصی ہدایات کے تحت مستقل رہائش کی اجازت، دونوں کی صورت میں اس کمیونٹی کے لیے اپنے رشتہ داروں سے دوبارہ ملاپ کے لیے بہت سہولت مہیا ہوئی ہے اور رشتہ داروں کی طرف سے مزید مستقل سہارے کے لیے عام امیگریشن چینلز مناسب ترین ہیں۔

میں Collective Impact Board کے اس اہم کام کو تسلیم کرنا چاہتا ہوں جو یہ گورنمنٹ اور متاثرہ کمیونٹی کے درمیان مؤثر رابطہ مہیا کرنے کے لیے کر رہا ہے۔

خط لکھنے کے لیے آپ کا شکریہ اور اپنا خیال رکھیے۔

نیک تمناؤں کے ساتھ

Hon Andrew Little MP

منسٹر آف امیگریشن

Hon Andrew Little

Minister of Defence
Minister for the Public Service
Minister of Immigration
Minister for Treaty of Waitangi Negotiations
Minister Responsible for the NZSIS
Minister Responsible for the GCSB
Lead Coordination Minister for the Government's Response to the Royal Commission's
Report into the Terrorist Attack on the Christchurch Mosques

24 August 2023

MPOL 186

Hamimah Ahmat and Jane Parfitt
Chair and Co-Chair
CIBoard@msd.govt.nz

Dear Hamimah and Jane,

Thank you for your letters to the previous Minister of Immigration of 16 December 2022 and 18 April 2023, summarising the key immigration issues facing the families directly affected by the 15 March 2019 Christchurch terrorist attacks and seeking support to find solutions to these issues. I apologise for the length of time it has taken for this response.

The Government acknowledges the stress and anxiety in the affected community. Responding to this stress has been at the forefront of the Government's decision to provide immigration pathways and support to victims of the attacks and their families. In particular, the Christchurch Response (2019) permanent resident visa (CPRV) was created to ensure that affected families who were normally resident in New Zealand had certainty about their immigration status in New Zealand. These members include 12 groups of widows/widowers and dependent children – nine who were eligible for CPRV and three who were not eligible. All three groups who were not eligible for the CPRV were granted resident visas (including waived fees of around $3,000) following Ministerial consideration and have since been able to receive their PRVs. I am not proposing to retrospectively reimburse the $240 fee for the PRVs for the three groups, who were outside the scope of the original CPRV parameters agreed on by Cabinet.

In total, including grants of resident visas under Ministerial discretion, this Government has provided residence pathways to more than 400 people. The Government also removed the potential barrier of minimum residency requirements for affected families to enable access to main benefits and student support entitlements.

Although the CPRV closed to new applications from 24 April 2021, affected families may still choose to write to my office to request ministerial consideration of their case, which may be considered by me in my absolute discretion. The Christchurch Response Immigration Advice Pool has provided funding for immigration advice associated with this need.

I am aware that some members of the affected community still have immigration needs and that there are fewer licensed immigration advisors who are still actively providing services to the community through the Pool. I expect that there is no easy solution to this, although I can assure you that Ministerial submissions will continue to be given careful consideration. Requests for ministerial intervention do not need to be submitted by a licensed immigration advisor and affected community members can represent themselves. While I cannot

guarantee the outcome of any individual request made to me, past Ministerial decisions have considered factors such as where people have a lack of immediate family support and a genuine need for help and assistance. I have asked officials from the Ministry of Business, Innovation and Employment to provide guidance on how the affected community can represent themselves and for this information to be shared with case managers from the Ministry of Social Development in the next month or so.

Finally, I agree that it is important for affected families to have access to whānau support during the upcoming Coronial Inquiry. I also understand that having certainty over visa processing timeframes in this context will help to alleviate stress and anxiety for the affected community. Now that borders are open, families will be able to access this support through standard immigration channels, such as visitor visas. This is in contrast with the situation for the trial in 2020, when borders were closed, and a special border exception was required. INZ is working closely with the Ministry of Justice and Victim Support to manage the visitor visa applications of supporting family members to ensure that affected families have access to the support they need. However, I encourage the community to assist by ensuring the family members' applications are made well in advance of October. Regarding permanent family support, I consider that the combination of CPRV and the granting of residence by Ministerial special directions have facilitated considerable family reunification for the community, and that standard immigration channels are most appropriate for any further permanent family support.

I want to acknowledge the important work the Collective Impact Board is doing in providing an effective bridge between government and the affected community.

Thank you for writing and take care.

Yours sincerely,

Hon Andrew Little MP
Minister of Immigration